خودکشی کے اسباب

16-January-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کَانَتْ شَفَاعَۃً لَہٗ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

جو مجھ پر روزِ جُمُعہ دُرود شریف پڑھے گا، میں قِیامت کے دن اس کی شَفاعت کروں گا۔

(جمع الجوامع،۷/۱۹۹،حدیث:۲۲۳۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ [1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

---

[1] ...معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے **"خود کُشی کے اسباب"**۔

خود کشی کے بنیادی طور پر چار(4) اسباب ہیں:(1)دِین سے دُوری،(2)مُعاشی پریشانیاں،(3)مایُوسی اور(4) گھریلو ناچاقیاں۔ آج ہم انہی 4 موضوعات کے بارے میں سنیں گی۔ ان اسباب کے کیا علاج ہیں؟ یہ بھی سنیں گی۔ پورا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سنیئے، اِنْ شَآءَ اللہ ڈھیروں معلومات حاصل ہوں گی۔

آیئے! سب سے پہلے ایک عبرت ناک حکایت سنتی ہیں:

بے مثال بہادر

حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ (ایک غزوے میں) حاضر تھے۔ ایک شخص جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کے بارے میں فرمایا: یہ دوزَخیوں میں سے ہے۔ (حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:) جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ

شخص بہُت شدّت سے لڑا اور اُسے زخم لگ گیا۔ کسی نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! جس کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ "وہ دوزخیوں میں سے ہے"، وہ آج بڑی بہادری سے لڑا ہے اور مر گیا ہے۔ تو رسولِ خدا، مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وہ جہنّم میں گیا۔ قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں پڑ جاتے کہ اتنے میں کسی نے کہا: وہ مرا نہیں تھا بلکہ اُسے شدید زخم لگا تھا، جب رات ہوئی تو اُس نے اُس زخم کی تکلیف پر صبر نہ کیا اور خود کُشی کرلی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ! "میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ پاک کا بندہ اوراُس کا رسول ہوں، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ایک اعلان کرنے کا حکم فرمایا تو حضرت بِلال رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے لوگوں میں یہ اِعلان فرمادیا: "جنّت میں صِرف مسلمان داخِل ہو گا اور بے شک اللہ پاک اِس دِین کی تائید کسی فاجر سے (بھی) کروا دیتا ہے۔ (بُخارِی، کتاب الجهاد السیر، باب ان اللہ یؤید الدین بالرجل الفاجر، ۳۲۸/۲، حدیث: ۳۰۶۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے سے تین نکات سامنے آئے:

(1) ہمارے آقا، مدینے والے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ پاک کی عطا سے علمِ غیب جانتے ہیں، جبھی اس شخص کے بارے میں ارشاد فرمادیا کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ حضرت امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسے اس لیے دوزخی فرمایا کہ **خودکشی** گناہ ہے اور وہ شَخْص دوزخ میں اپنے گناہ کی سزا بُھگت کر جنت میں جائے گا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خود کُشی کرنے والا یہ شخص مُنافِق تھا۔ (شرحِ نَوَوِی، الجزء الثانی، ۱۲۳/۱)

(2) بظاہِر کوئی انسان کتنا ہی نیک کیوں نہ ہو، اس کے دن روزے میں اور راتیں عبادت میں گزرتی

ہوں، کتنی ہی عبادت و رِیاضت کرنے والا ہو، دینِ متین کی خوب تبلیغ و خدمت کرنے والا ہو، لیکن اگر دل میں میٹھے مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُشمنی ہو تو نیکیوں اور عبادت کی کوئی حقیقت نہیں۔

(3) اعمال میں خاتِمے کا مکمّل عمل دَخل ہے، چُنانچہ

حدیثِ پاک میں ہے: **اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم** یعنی اعمال کا دارومدار خاتِمے پر ہے۔

(مسند احمد، ۸/۴۳۴، حدیث ۲۲۸۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خودکشی کی تعریف و حکم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے ہاتھوں سے خود کو موت کے گھاٹ اُتار دینا **خودکشی** کہلاتا ہے۔ خودکُشی گناہِ کبیرہ حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ یہ جسم اللہ پاک کی نعمت ہے، صحیح سلامت اعضاء اللہ پاک کی نعمت ہیں، دھڑکتا ہوا دل اللہ پاک کی نعمت ہے اور چلتا ہوا سانس بھی اللہ پاک کی نعمت ہے۔ ان نعمتوں کی حِفاظَت کرنا بہت ضروری ہے، جبکہ خُودکشی کرکے اپنی جان کو ضائع کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ پارہ 5 سُوْرَۃُ النّساء کی آیت نمبر 29 میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۲۹﴾ (پ۵، النساء: ۲۹)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔

حضرت مفتی سیّد محمد نعیم الدّین مرادآبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے خودکُشی کی حُرمَت ثابِت ہوتی ہے (یعنی یہ ثابت ہوتا ہے کہ خودکشی کرنا حرام ہے۔)

خودکشی کا بڑھتا ہوا رجحان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خودکشی بُزدلی اور کم ہمتی کی دلیل ہے۔ افسوس! آج کل خودکُشی کے واقعات میں دن بہ دن اضافہ ہوتا جارہا ہے ایک **مُعْتَبَر** اور بین الاقوامی ادارے کے سروے کے بعد دیئے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں ہر سال تقریباً دس(10) لاکھ انسان خودکشی کرتے ہیں، دنیا کی کُل اموات میں خودکُشی کے باعث ہونے والی اموات کی شرح ایک عشاریہ آٹھ (1.8) فی صد ہے۔ ایک سروے کے مطابق اس شرح میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔(مختلف ویب سائٹ سے ماخوذ)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! انسانوں سے بھری اس دنیا میں ہر چالیس (40) سیکنڈز بعد کوئی نہ کوئی انسان اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا چراغ گُل کرلیتا ہے۔

خودکشی کیوں کی جاتی ہے؟ اس کے بنیادی اسباب کیا ہیں اور ان کا علاج کیسے ہوسکتا ہے۔ آیئے! خودکشی کے **4 بنیادی اسباب** اور ان کے علاج سے متعلق سنتی ہیں:

پہلی وجہ دِین سے دُوری

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم سب مسلمان ہیں، ہمارا دِین یعنی دِینِ اسلام سب سے بہتر دِین ہے۔ ہمارا دِین دنیا اور آخرت کے ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ مسلمانوں میں خُودکُشی کی بڑھتی ہوئی شرح کے اسباب میں سے ایک اہم اور بنیادی وجہ دِین، شریعت اور اسلام سے دُوری ہے۔ بعض وارداتیں بڑا رِقّت انگیز منظر پیش کرتی ہیں، آیئے! خودکُشی کی ایسی چند خبریں سنتی ہیں:

ایک اخبار کی خبر کا خلاصہ ہے: ماں نے بیٹے کو دُولہا بنایا، بارات رخصت کی، باراتیوں نے بہت کہا ساتھ چلو مگر نہیں گئیں اور بعد میں گھر کا تمام زیور اور رقم وغیرہ کسی کے حوالے کرکے ماں نے نَہَر میں چھلانگ لگادی اور دو دن بعد لاش ملی۔

ایک اور اخبار کی خبر ہے: ایک باپ نے اپنی ایک بیٹی، دو بیٹوں اور ان بچوں کی امّی کو قتل کرنے کے بعد خود کُشی کر کے اپنی زندگی کا خاتِمہ کر دیا۔

ایک اخبار کی خبر ہے: باپ نے غصّے میں طمانچہ مارا تو 14 سالہ لڑکے نے خود کو باتھ روم میں بند کر کے آگ لگا دی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خود کشی کی مذمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان واقعات پر جتنا بھی افسوس کیا جائے یقیناً وہ کم ہے۔ یہ ہمارے معاشرے کے چند واقعات ہیں، اس طرح کے ہزاروں واقعات سے اخبار بھرے پڑے ہیں۔ خود کُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے تھے کہ یہ عمل کرنے کے بعد ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ خود کشی سے جان چُھوٹنے کے بجائے اللہ پاک کی ناراضی کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔ وہ جو نفس کی شرارتوں کا شکار ہو کر ربّ کریم کی عطا کردہ زندگی جیسی نعمت سے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں اور اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتے ہیں، موت ان کے لیے دردناک عذاب کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ خود کُشی کے ذریعے دنیا کی تکلیف سے بظاہر منہ موڑنے والے آخرت کی تکلیف میں مُبتَلا ہو سکتے ہیں۔

یاد رکھئے! زندگی ختم ہونے پر ایمان و عقائد کی سلامتی کے ساتھ آنے والی موت بہت اچھی ہوتی ہے، ایسی موت جنّت کی طرف لے جانے کا راستہ ہے۔ ایسی موت اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جبکہ شیطان کے وسوسوں میں مُبتَلا ہو کر دنیا کے بدلے آخرت کا سودا کر بیٹھنا بہت بڑی نادانی ہے۔ خود کُشی پر ملنے والا عذاب ہرگز برداشت نہیں ہو سکے گا۔ آیئے! خود کُشی کے سبب ملنے والی آخرت کی سزاؤں پر مشتمل تین (3) فرامینِ مُصطَفٰے سنتی ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جو شخص جس چیز کے ساتھ خودکُشی کرے گا، وہ دوزخ کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔(بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب من حلف بملۃ سوی ملۃ الاسلام، ۲۸۹/۴، حدیث: ۶۶۵۲)
2. ارشاد فرمایا: جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی کی تو اُسے دوزخ کی آگ میں اُسی ہتھیار سے عذاب دیا جائے گا۔(بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، ۴۵۹/۱، حدیث: ۱۳۶۳)
3. ارشاد فرمایا: جس نے اپنا گلا گُھونٹا تو وہ دوزخ کی آگ میں اپنا گلا گُھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نَیزہ مارا وہ دوزخ کی آگ میں خود کو نَیزہ مارتا رہے گا۔(بخاری، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی قاتل النفس، ۴۶۰/۱، حدیث: ۱۳۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دنیا تو قید خانہ ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً خودکشی کرنا گویا خود کو مصیبتوں میں پھنسانا ہے، دنیا کی مصیبتیں قابلِ برداشت ہیں جبکہ آخرت میں ملنے والی تکالیف یقیناً ناقابلِ برداشت ہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی کو خودکُشی کرنے کے وَسوَسے آئیں تو اس کو چاہئے کہ بیان کردہ وعیدوں سے خود کو ڈرائے، عبرت حاصل کرے اور شیطان کے وار کو ناکام بنائے۔ اگرچِہ کیسی ہی پریشانیاں ہوں صبر ورِضا کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرے۔

یادرکھئے! زندگی کے اس سفر میں انسان ہمیشہ ایک جیسی حالت میں نہیں رہتا۔ کوئی دن اس کے لیے خوشخبری لے کر آتا ہے تو کوئی غم کا پیغام، کبھی خوشیوں کی بارشیں برستی ہیں تو کبھی مصیبتوں اور پریشانیوں کی آندھیاں چلتی ہیں۔ ان آندھیوں کی زد میں کبھی انسان کی ذات آتی ہے اور کبھی اس کا گھر تباہ ہوتا ہے۔ اَلْغَرَض! مصیبتوں اور پریشانیوں سے سامنا ہوتا رہتا ہے، اسی لئے اسلام نے مصیبتوں پر صبر اور

خوشی کے مواقع پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کی تعلیم دی ہے۔

اللہ پاک مسلمانوں کو امتحانات میں مُبْتَلا فرما کر ان کے گناہوں کو مٹاتا اور دَرَجات کو بڑھاتا ہے۔ جو خوش نصیب انسان مصیبتوں اور آزمائشوں پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، وہ اللہ پاک کی رَحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے، چُنانچہ

پارہ 2 سورۃُ الْبَقَرۃ کی آیت نمبر 155 تا 157 میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ- وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ﴿۱۵۷﴾

(پ ۲، البقرۃ: ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷)

تَرجَمۂ کنزُالعرفان: اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو۔ وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں: ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! قرآنِ پاک یہ فرمارہا ہے کہ اللہ پاک مصیبتیں دے کر آزماتا ہے۔ اب جس بدنصیب نے ان میں بے صبری کا مظاہرہ کیا، شور شرابا کیا، ناشکری کے کَلِمات زَبان سے ادا کئے یا بیزار ہو کر مَعَاذَ اللہ خودکُشی کی راہ لی، وہ اِس اِمتحان میں بُری طرح ناکام ہو کر پہلے سے کروڑہا کروڑ گُنا زائِد مصیبتوں کا حق دار ہو گیا۔ بے صبری کرنے سے مصیبت تو جانے سے رہی، اُلٹا

صَبْر کے ذَرِیْعے ہاتھ آنے والا عظیمُ الشّان ثواب بھی ضائع ہو جاتا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک بہُت بڑی مصیبت ہے۔اس لیے صَبْر سے کام لینا چاہئے۔

حدیثِ پاک میں مومن کی خوبی یہ بیان ہوئی ہے کہ اسے خوشی پہنچتی ہے تواللہ کریم کا شکر ادا کرتا ہے اور تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے۔(مسلم،کتاب الزهدوالرقائق،باب المؤمن امره كله خير،ص ۱۲۲۲، حدیث:۷۵۰۰)

صبر کا مفہوم اور اس کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ☆یقیناً صبر میں خیر ہی خیر ہے۔☆صبر دنیا کے غموں سے پناہ دینے والی خوبی ہے۔☆ صبر اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنے کا نام ہے۔☆صبر گناہوں سے خود کو بچانے کا نام ہے۔☆صبر قُربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔☆صَبْر اللہ پاک کی طرف سے بہترین اور بے حساب اَجر پانے کا ذریعہ ہے۔☆صَبْر کرنے سے مددِ الٰہی شاملِ حال ہوتی ہے۔☆صَبْر کرنے پر اللہ پاک کی رحمتیں نصیب ہوتی ہیں۔☆صَبْر سے دنیا بھی بہتر ہوتی ہے اور آخرت بھی سنور جاتی ہے۔☆ربِّ کریم نے قرآنِ کریم میں نوّے(90) سے زیادہ مقامات پر صبر کا ذِکر فرمایا ہے اور اکثر درجات اور بھلائیوں کو صبر سے منسوب کیا ہے،انہیں صبر کا پھل قرار دیا ہے اور صبر کرنے والوں کے لئے ایسے انعامات تیار رکھے ہیں جو کسی اور کے لئے نہیں رکھے۔(مکاشفۃ القلوب،ص۴۹۹) ☆عبادات میں سے صبر ہی ہے جس کی نسبت اللہ پاک نے نہ صرف اپنی طرف فرمائی ہے بلکہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہونے کی خوش خبری بھی ارشاد فرمائی ہے،چنانچہ

پارہ10 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر46 میں ارشادِ باری ہے:

وَ اصْبِرُوْاؕ-اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَۚ(۴۶) ترجمۂ کنزُالعرفان:اور صبر کرو،بیشک اللہ صبر کرنے

(پ۱۰، الانفال:۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صبر اور ہمارا معاشرہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہم صبر سے بہت دُور ہوتی جارہی ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ ایک تعداد ذہنی دباؤ کا شکار ہے۔ صبر کا دامن چھوڑ بیٹھنے کا ہی نتیجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بلڈ پریشر جیسا خطرناک مرض بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ صبر سے دُوری کی وجہ سے بعض انتہائی غُصیلے اور جذباتی لوگ گھریلو جھگڑوں، تنگدستیوں، قرضداریوں، بیماریوں، مصیبتوں اور شادی میں رُکاوٹوں یا اِمتحان میں ناکامیوں وغیرہ کے سبب پیدا ہونے والے ذِہنی دباؤ (Depression) کے باعث خود کُشی کرڈالتے ہیں ۔خود کشی اور دیگر کئی گناہوں سے بچنے کا ایک بہترین ذریعہ صبر کی عادت اپنانا ہے۔ آیئے! صبر کا جذبہ بڑھانے اور گناہوں سے خود کو بچانے کے لیے صبر کی فضیلت پر 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں، چنانچہ

(1) ارشاد فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: جب میں بندۂ مؤمن کی دنیا کی پیاری چیز لے لوں پھر وہ صبر کرے تو اس کی جزا جنّت کے سوا کچھ نہیں۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ، ۴/۲۲۵، حدیث: ۶۴۲۴)

(2) فرمایا: جس نے مصیبت پر صَبْر کیا یہاں تک کہ اس (مصیبت) کو اچّھے صَبْر کے ساتھ لوٹا دیا، اللہ پاک اس کے لئے تین سو (300) دَرَجات لکھے گا، ہر ایک دَرَجہ کے درمیان زمین وآسمان کا فاصِلہ ہو گا

۔(جَامِع صغیر لِلسُّیُوْطِیّ، ص۳۱۷ حدیث:۵۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صبر کی عادت بنانے کے لیے ضروری ہے کہ غُصّے کی عادت کو ختم کیا جائے۔ غصّہ ہی وہ مرض ہے جو صبر اور اس کے اجر سے محروم کر دیتا ہے۔ اس لیے اگر کوئی بات ہمیں بُری لگے یا ہماری طبیعت کے خلاف کوئی کام ہو جائے تو غُصّے میں آنے یا انتقامی کاروائی کا سوچنے کے بجائے مدنی انعام نمبر 23 پر عمل کرتے ہوئے شیطان کے وار کو ناکام بنانے کا ذہن بنانا چاہیے۔ مدنی انعام نمبر 23 ہے: کیا آج آپ نے (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آ جانے کی صورت میں چُپ سادھ کر غصّہ کا علاج فرمایا یا بول پڑیں؟ نیز دَرگُزر سے کام لیا یا اِنتقام (یعنی بدلہ لینے) کا موقع ڈُھونڈتی رہیں؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خودکُشی کی دوسری وجہ "معاشی پریشانیاں"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خودکشی کی طرف لے جانے والے کئی اسباب میں سے دوسرا بنیادی سبب **مُعاشی پریشانیاں** بھی ہیں۔ آسائشوں، عُمدہ غذاؤں، شادِیوں وغیرہ کے موقعوں پر فُضول خرچیوں، گھر کی سجاوٹوں، مہنگے مہنگے کپڑوں، بہترین مستقبل کی خاطر زِیادہ سے زِیادہ رقم کی طلب اور امیر بن جانے کے سنہرے خواب بھی خودکُشی کے اسباب ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ "**مال**" انسان کی بنیادی ضروریات میں شامل ہے۔ جب تک ضرورت کے مطابق مال موجود رہے، زندگی مسکراتی ہوئی گزرتی ہے، لیکن جب جیب خالی ہونے لگے اور طلوع ہونے والا سورج ایک نیا خرچہ لئے ظاہر ہو تو زندگی کی گاڑی کا پہیہ رکنے لگتا ہے۔ ایسے میں کبھی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے قرض جیسے کانٹے دار درخت تلے بھی پناہ لینی پڑتی ہے یعنی ضروریات پوری کرنے کے لیے قرض کا بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے۔ پھر یہ درخت اپنی جڑیں پھیلا کر اس طرح سے مضبوط کرتا ہے کہ بعض کمزور ذہن کے لوگ خودکشی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ بچوں کے اسکول اور ٹیوشنز

کی بھاری فیسیں، گھر کے بڑھتے ہوئے اخراجات، بجلی اور گیس کے بلز، مالک مکان اور قرض خواہوں کے تقاضے کبھی انسان کو ایسے بند کمرے میں دھکیل دیتی ہیں کہ جہاں نجات صرف خُودکشی کی صورت میں دکھائی دے رہی ہوتی ہے۔

فکرِ معاش کا علاج قناعت ہے

اگر رَہنے سَہنے، کھانے پینے وغیرہ میں حقیقی سادگی اپنانے کا ذِہن بن جائے تو تھوڑی آمدنی پر گزارہ کرنا ممکن ہے اور اس سبب سے شاید کوئی بھی مسلمان خودکُشی جیسا حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام نہ کرے۔ یاد رکھئے! انسانی خواہشات سمندر سے زیادہ گہری اور زمین و آسمان سے زیادہ کشادہ ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بہنیں جو اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے قناعت اپنا کر اپنی خواہشات کو قابو کرکے پُرسُکون زندگی گزارتی ہیں۔ ☆ قناعت اعلیٰ ترین انسانی خوبیوں میں سے ایک بہت پیاری خوبی ہے، ☆ قناعت اطمینان اور تسلی کا سبب ہے، ☆ قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو انسان دوسروں کی امداد لینے سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ ☆ قناعت ایک ایسی دولت ہے جو کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی انسان کو دوسروں کی محتاجی سے بے پروا کر دیتی ہے۔ ☆ قناعت لالچ کے جال سے بچنے کا بہترین ہتھیار ہے۔ ☆ قناعت ایک ایسی خوبی ہے جو انسان میں خودداری اور خود اعتمادی کو پیدا کرتی ہے۔ ☆ قناعت اِنْسان کی بلند ہمتی، بلند سوچ، بُزرگی، تقویٰ اور صبر کی علامت ہے۔ ☆ قناعت کی اَہمیَّت جاننے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ پاک اپنے نیک اور مُقرَّب بندوں کو ہی یہ پاکیزہ نعمت عطا فرماتا ہے۔ تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی مبارک زِندگیاں ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

اَلْحَمْدُلِلّٰہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ساری زندگی **صبر و قناعت** سے گزاری۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو مالِ غنیمت پر مُشْتَمِل بڑے بڑے خزانے ملتے، مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وہ سب مسلمانوں میں تقسیم فرما دیتے، صحابیِ رسول، حضرت ابُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، نبی ہاشمی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر والوں نے تین (3) دن تک کبھی بھی پیٹ بھر کھانا نہیں کھایا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

(بخاری، کتاب الاطعمہ، باب وقول اللہ تعالی: کلوا۔۔۔الخ، ۵۲۰/۳، حدیث: ۵۳۷۴)

سرکارِ مکہ مُکرمہ، سردارِ مدینہ مُنورہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چٹائی پر آرام فرماتے، سرِ انور رکھنے کیلئے کھجور کی چھال سے بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ استعمال فرماتے۔ (شرح زرقانی، تکمیل، ج۵، ص: ۹۶، ملخصاً) کبھی لذیذ کھانوں کی خواہش ہی نہیں فرمائی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جَو کی موٹی موٹی روٹیاں اکثر غذا میں استعمال فرماتے تھے۔ (سیرتِ مُصطفٰے، ص ۵۸۵، ۵۸۶ ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے دوجہاں کے خزانوں کا مالک ہونے کے باوجود قناعت والی زندگی گزاری، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے مکی آقا، مَدَنی داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نقشِ قدم پر چلیں، اِنہی کی پیروی کریں اور قناعت والی زندگی گزاریں۔ قناعت کے کئی **دُنیوی و اُخروی فوائد** ہیں، آیئے! یہ فوائد سُننے سے پہلے "**قناعت**" کی تعریف سنتی ہیں کہ "**قناعت**" کہتے کسے ہیں؟

قناعت کی تعریف

خدا کی تقسیم پر راضی رہنا یا جو کچھ مل جائے اُسی کو کافی سمجھنا **قناعت** ہے۔ (چڑیا اور اندھا سانپ، ص ۸ ملخصًا)۔

قناعت کے بہت سے فوائد ہیں، آیئے! چند فائدے سنتی ہیں:

قناعت کے فوائد اور اتباعِ خواہشات کے نقصانات

1) قناعت دل سے دنیا کی مَحَبَّت ختم کر دیتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی کرنے والی، دُنیا کی مَحَبَّت میں گرفتار ہوتی چلی جاتی ہے اور دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتی ہے، جو دِین کے لیے زہرِ قاتل ہے۔

2) قناعت کرنے والی اَسباب سے زیادہ اسباب پیدا کرنے والے ربِّ کریم پر نظر رکھتی ہے، اس طرح وہ غیروں کی مُحتاجی سے بچ جاتی ہے۔ جبکہ قَناعت سے خالی اسلامی بہن اسباب پر نظریں جما کر اِنہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھتی ہے، اسی طرح وہ دوسروں سے اُمیدیں باندھتی اور ان سے توقعات وابستہ کرلیتی ہے۔

3) قناعت انسان کو خواہشات کا پیروکار بننے سے بچالیتی ہے اور اس کی بَرَکت سے زندگی سُکون اور اطمینان(Satisfaction) سے گزرتی ہے جبکہ خواہشات کی پیروی بے سکونی اور ذہنی دباؤ کو جنم دیتی ہے۔

4) سب سے بڑھ کر قناعت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اُس کے لیے خوشخبری ہے، جو اسلام کی ہدایت پائے اور اس کی روزی ضرورت کے مطابق ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیه، ۱۵٦/۴، حدیث: ۲۳۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہم قناعت سے بہت دُور ہوتی جارہی ہیں، شاید اسی لئے رزق میں بَرَکت نہ ہونے کی شکایات بہت عام ہیں۔ غربت سے تنگ آکر خودکشی کے واقعات کی خبریں

آئے دن اخبارات کی زینت بنتی ہیں، معاشرے کی اس بدترین صورتِ حال کی بہت بڑی وجہ قناعت کو عملاً چھوڑ دینا بھی ہے۔اس لئے قناعت کو اپنائیے، ایسا کرنے سے سکون و اطمینان کے ساتھ سعادت مندی آپ کا استقبال کرے گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسری وجہ "مایوسی"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خودکشی کی ایک اور بنیادی وجہ "**مایوسی**" بھی ہے۔اس میں کچھ شک نہیں کہ عام طور پر انسان کو سب سے زیادہ عزیز اپنی جان ہوتی ہے۔لیکن اگر حالات کمزور ہونے کی وجہ سے زندگی وبالِ جان بن جائے اور اُمید کی کوئی روشن کِرن دکھائی نہ دے تو انسان قوتِ برداشت جواب دینے لگتی ہے اور زندگی سے راہِ فرار اختیار کرنے کے علاوہ اور کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔

یاد رکھئے! مایوسی بھی خودکشی کی طرف لے جاتی ہے۔حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں، مگر اُمید کا دامن ہاتھوں سے نہیں چھُوٹنا چاہیے۔ایک آدھا بھرا ہوا گلاس میز پر رکھا ہو تو ایک اچھی امید والے انسان کو وہ آدھا بھرا ہوا نظر آئے گا جبکہ ایک مایوس انسان کو یہی گلاس آدھا خالی دکھائی دیتا ہے۔اُمید اور نااُمیدی میں سوچ کا فرق ہوتا ہے، اللہ پاک کی رحمت پر نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ مُثْبَت (Positive) سوچیں اور مَنْفِی (Negative) سوچ کو قریب بھی مت آنے دیں۔ایک مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ پاک کی رحمت سے اُمید رکھنے والا ہوتا ہے۔قرآنِ پاک میں بھی یہی حکم ہے، چنانچہ

پارہ 13 سورۂ یوسف کی آیت نمبر 87 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِؕ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا

چاہئے۔ مصیبتوں، پریشانیوں، بے جا مخالفتوں، ظلم کی تیز آندھیوں، گھریلو ناچاقیوں، معاشی پریشانیوں اور شادی کی رکاوٹوں سمیت بڑی سے بڑی مصیبتیں آجائیں، ہمیں اُمید کا دامن ہر گز نہیں چھوڑنا چاہئے۔ ان مصیبتوں میں توبہ واستِغفار کریں اور اللہ پاک سے دعا کریں۔ وہ ربِّ کریم ایسے اسباب پیدا کر دے گا کہ خوشیوں کی برسات ہونے لگے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

چوتھی وجہ "گھریلو ناچاقیاں"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خودکُشی کا ایک بہُت بڑا سبب گھریلو ناچاقیاں بھی ہیں۔ یاد رکھئے! گھریلو ناچاقی بہت تباہ کن مرض ہے! لہٰذا بھلائی اِسی میں ہے کہ ہم لڑائی جھگڑوں کے نُقصانات کو اپنے پیشِ نظر رکھیں اور لڑنے جھگڑنے سے بچتی رہیں۔ بالفرض اگر کوئی بِلاوَجہ ہم سے جھگڑے بھی تو ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے غُصّے پر کنٹرول کرتے ہوئے حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑے سے دُور رہیں۔ کیونکہ جو خوش نصیب حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتی، اِنْ شَآءَ اللہ اُس کا بیڑا پار ہے، چُنانچہ

نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا، میں اُس کے لئے جنّت کے کَنارے میں ایک گھر کا ضامِن ہوں۔ (ابوداود، باب في حسن الخلق، ۴/ ۳۳۲ حدیث: ۴۸۰۰) ایک اور مقام پر فرمایا: بندہ اِیمان کی حقیقت میں اُس وَقْت تک کَمال کو نہیں پہنچ سکتا، جب تک کہ وہ حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہ چھوڑدے۔ (موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/ ۱۰۱، حدیث: ۱۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شیطان مردود نے ہمیں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتوں سے دُور کرکے ہمارے گھروں کا سکون برباد کر دیا ہے، ہمارا نظامِ زندگی بگڑ کر رہ گیا ہے، گھریلو

زندگی کی اسلامی واَخلاقی قدریں پامال ہوگئیں، علمِ دِین سے دُوری اور سنّت کے مطابِق اَخلاقی تربیت نہ ہونے کی نُحُوست کے باعث گھر کے اکثر افراد ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ گھریلو جھگڑوں سے تنگ آکر کبھی شوہر خودکُشی کرلیتا ہے تو کبھی بیٹی خودکُشی کرلیتی ہے تو کبھی بیٹا، یوں ہی کبھی ماں تو کبھی باپ۔ گھریلو مسائل کا ایک حل گھروں کے اندر مَدَنی چینل کے ذریعے مَدَنی مذاکَرہ یا سنّتوں بھرا بیان دیکھنا، سننا، روزانہ گھر درس کرنا اور اپنے گھر میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول قائم کرنا بھی ہے۔ جس گھر کا ہر فرد نَمازی اور سنّتوں کا عادی ہو گا، ایسے گھرانوں سے اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو کبھی بھی خودکُشی کی منحوس خبر سُننے کو نہیں ملے گی۔ یہ آفت بے نَمازیوں، فیشن پرستوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، صِرف دُنیوی تعلیم کو سب کچھ سمجھنے والوں اور بے عملی کی زندگی گزارنے والوں کا حصّہ ہے۔ یقین مانیے! اگر ہر مسلمان دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائے تو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فضل و کرم سے مسلمانوں سے خودکُشی کی نُحُوست کا جڑ سے خاتِمہ ہوجائے۔ (خودکشی کا علاج، ص۵۹ تا ۶۲ ملخصًا)

یہ بات ذہن نشین کرلیجئے! خودکُشی کرنے والے مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے،

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پانی پینے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے پانی پینے کی سُنّتیں و آداب سنتی ہیں: پہلے فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) اُونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ

دو(2) یا تین(3) مرتبہ (سانس لے کر) پیو، اور پینے سے قَبل پہلے بِسۡمِ الله پڑھو اور فراغت فارغ ہونے پر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ کہا کرو۔ (تِرمِذی، ۳/۳۵۲، حدیث: ۱۸۹۲) ☆ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے مَنۡع فرمایا ہے۔ (ابوداود، ۳/۴۷۴، حدیث: ۳۷۲۸) حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام ہے۔ سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے، اِس لیے برتن سے الگ مُنہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دُودھ یا چائے کو پُھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے (یعنی کچھ) ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۷۷) البتّہ دُرودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیتِ شفا کی نیّت سے پانی پر دم کرنے میں حَرَج نہیں۔ پینے سے پہلے بِسۡمِ الله پڑھ لیجئے۔ ☆ چُوس کر چھوٹے چھوٹے گُھونٹ پئیں، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ ☆ پانی تین سانس میں پئیں۔ ☆ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے۔ ☆ لَوٹے وغیرہ سے وُضو کیا ہو تو اُس کا بچا ہوا پانی پینا 70 مرض سے شِفا ہے کہ یہ آبِ زَم زَم شریف کی مُشابہَت رکھتا ہے، ان دو (یعنی وُضو کا بچا ہوا پانی اور زم زم شریف) کے عِلاوہ کوئی سا بھی پانی کھڑے کھڑے پینا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۴/۵۷۵ ماخوذاً۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۶۶۹ ماخوذاً) یہ دونوں پانی قبلہ رُو ہو کر کھڑے کھڑے پئیں۔ پی چکنے کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ کہیے۔ ☆ حضرت امام محمد غزالی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: **بِسۡمِ الله** پڑھ کر پینا شروع کرے پہلی سانس کے آخر میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ دوسرے کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡن اور تیسرے سانس کے بعد **اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھے۔ (اِحیاءُ العُلوم، ۲/۸) پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گی تو اس کی دیواروں سے بہہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب!　　صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد